اسلامی جزاوسزا کے عظیم مقاصد

مولانا کلیم احمد مقبول احمد تیمی
جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی

اسلام ایک جامع وہمہ گیر دین اور مکمل ضابطہ حیات ہے۔اس میں انسانی زندگی کے ہر پہلو کیلئے رہنمائی موجود ہے۔اس نے خواہ عقائد وعبادات کے احکام ہوں یا سیرت واخلاق کے اصول' معاشی زندگی کے طور طریقے ہوں یا جنگ وجہاد کے فلسفے' حقوق ومعاملات کے قضیے ہوں یا حاکم ومحکوم کے مابین تعلقات کی نوعیت' سب کو کھول کھول کر بیان کیا ہے۔اپنے متبعین کو ہر اس چیز سے آگاہ کیا' جس کی انسانیت حاجت مند اور جس میں انسانی سعادت ونیک بختی اور صلاح وفلاح کا راز پنہاں ہے اور ہر اس چیز سے روکا جو بدبختی وبرائی اور ضلالت وگمراہی کا سبب بنتی ہے۔

اسلام کے جملہ محاسن اور خوبیوں میں اس کا قانون جزاءوسزا ایک نمایاں مقام رکھتا ہے۔جو ان تمام خود ساختہ اور وضعی قوانین سے ممتاز اور برتر ہے۔جن کو مختلف حکومتوں نے اپنے ملکوں میں رائج کر رکھا ہے' چونکہ اسلامی قوانین کی خوبی یہ ہے کہ اس کا مقنن اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات اقدس ہے جو کہ قادر مطلق ہے' ہر چیز سے واقف اور بندوں کی فطرت ومزاج اور ان کے مصالح ومفاسد سے اچھی طرح باخبر ہے۔اس لئے اسلامی قانون سزا کا مکمل' ہر دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ اور ہر زمانہ کے احوال وظروف کے لائق اور مناسب ہونا کوئی تعجب کی بات نہیں۔اس کے برخلاف خود ساختہ قوانین انسانی مصالح و مفاسد اور ان کی فطرت ومزاج کے فہم وادراک سے قاصر انسانی عقلوں کی اختراع ہیں' لہٰذا ان میں نہ تو کمالیت ہے نہ پختگی اور نہ ہی یہ ہر دور کیلئے مناسب وموزوں ہیں۔یہی وجہ ہے کہ تغیر زمانہ کے ساتھ یہ قوانین تحریف وتبدل سے محفوظ نہیں رہ پاتے۔

اسلام کا نظریہ جزاءوسزا

اسلام اپنے قانون سزا میں انسانی زندگی کے ہر پہلو کو مدِ نظر رکھتا ہے۔چاہے اس کا تعلق اقتصادیات سے ہو یا اخلاقیات سے' سیاست وحکومت سے ہو یا معاشرتی زندگی سے' عدل ومساوات سے ہو یا امن وسکون سے وہ کسی بھی پہلو کو فراموش کر کے یونہی اندھا دھند سزائیں نافذ نہیں کرتا ہے بلکہ سب سے پہلے معاشرہ کو ان تمام اسباب و ذرائع اور آلائش وگندگی سے پاک وصاف کرتا ہے' جو کہ جرائم کا باعث بنتے ہیں اور معاشرہ کو ایسے اسباب ووسائل فراہم کرتا ہے جو انسداد جرائم میں معاون ومددگار ہوتے ہیں۔

اسلام اپنی پاکیزہ تعلیمات کے تین بنیادی اصول کے ذریعہ انسان کو (جس میں جذبہء حیوانی بدرجہ اتم موجود ہے)

مہذب واخلاق مند اور پابند شرع بنانے کی کوشش کرتا ہے۔(۱) احساس فرض شناسی (۲) ترغیب (۳) ترہیب

اسلام سب سے پہلے انسان کو یہ احساس دلاتا ہے کہ معاشرہ میں اس کا کیا مقام و مرتبہ ہے اور معاشرے میں تہذیب وتمدن اس سے کیا تقاضا کرتی ہے' اس کے بعد بندوں کو رضاء الٰہی اور جنت کے انعام و اکرام کی لالچ دے کر کارِ خیر میں رغبت دلاتا ہے اور آخر میں ڈرانے دھمکانے کا حربہ اپناتا ہے' اللہ کے غضب اور جہنم کے عذاب کی وعید سنا کر جرائم کی روک تھام کی کوشش کرتا ہے۔

اب اگر ان اصلاحی اور احتیاطی تدابیر کے بعد بھی کوئی جرم کا ارتکاب کرے تو اسلام اس پر سزا عاید کرتا ہے کیونکہ اسلام سزا کے نفاذ میں ایک فرد کی نہیں' بلکہ پورے معاشرہ کی رعایت کرتا ہے اور ایک قاتل کو قصاصاً قتل کر کے معاشرہ کے تمام افراد کی زندگی کو حفظ و امان دیتا ہے اور مجرم سے کسی طرح کی ہمدردی اور نرمی نہیں برتتا' کیونکہ ہمدردی کا مستحق تو مظلوم ہے نہ کہ ظالم۔ لیکن اسلام یونہی سزائیں تجویز نہیں کرتا اور نہ ہی بغیر سوچے سمجھے انہیں نافذ کرتا ہے' بلکہ سزا کے نفاذ سے قبل ٹھوس ثبوت تلاش کرتا ہے اور ان تمام اسباب و محرکات کا گیرائی و گہرائی سے جائزہ لیتا ہے' جن کا جرم سے ادنیٰ بھی تعلق ہوتا ہے۔

اگر کھلے ذہن سے سوچا جائے تو یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں نظر آئے گی کہ اسلامی قانون سزا سخت نہیں ہے کیونکہ اسلام شک و شبہ کی بنیاد پر کسی کو سزائیں نہیں دیتا۔ بغیر گواہوں کی گواہی کے کسی پر حد کا نفاذ نہیں ہوتا۔ اگر مقتول کے اقرباء قاتل کو معاف کر دیں تو اسے ہرگز سزا نہیں دی جاتی۔ زانی کو اس وقت سنگسار کیا جاتا ہے' جب وہ شادی شدہ ہو۔ کسی غیر شادی شدہ کو سنگسار نہیں کیا جاتا' بلکہ کوڑوں پر ہی اکتفاء کیا جاتا ہے۔ نابالغ اور پاگل کو غیر مکلف مان کر ان پر حد نہیں جاری کی جاتی ہے۔

اسلامی سزاؤں کے عظیم مقاصد

اسلامی احکام و قوانین حکمتوں سے پُر اور عظیم مقاصد کے حامل ہیں۔ ذیل میں اسلامی قانون سزا کی حکمتوں اور اس کے مقاصد کو قرآن و سنت اور اقوال فقہاء کی روشنی میں بیان کیا جاتا ہے۔

۱۔ مجرم کو بدلہ دینا

اسلامی سزاؤں کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ مجرموں کو جرم کا بھرپور بدلہ دیا جائے۔ قرآن کریم کی ایک آیت میں ان سزاؤں کو جزاء سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ارشاد باری ہے:

﴿**والسارق والسارقة فاقطعوا أيديهما جزاء بما كسبا**﴾ (سورۃ مائدہ آیت ۳۸)

۲۔ سزا کو معاشرہ کیلئے عبرتناک بنا کر جرائم کو ختم کرنا

سزا کے نفاذ سے مجرم دوبارہ جرم کرنے سے باز آ جاتا ہے' ساتھ ہی اس کا مشاہدہ کرنے والے دوسرے اشخاص اس جیسے جرم کا ارتکاب سے اجتناب کرتے ہیں۔ نتیجتاً جرائم کا وقوع کم ہو جاتا ہے۔ اسی حکمت کی بناء پر ﴿**وليشهد عذابهما طائفة من المؤمنين**﴾ (سورۃ نور آیت ۲) کے بموجب حد زنا کے نفاذ کے وقت مومنوں کا حاضر رہنا ضروری قرار دیا گیا۔ (القصاص والدیات فی الشریعۃ ص ۱۵)

۳۔ لوگوں کے درمیان عدل وانصاف قائم کرنا

یہ شرعی عدل ہے کہ کسی ایسے مجرم کو سزا دی جائے' جس نے معاشرہ کے کسی فرد پر زیادتی کی ہو یا کسی بھی شرعی حکم کی پامالی کی ہو ورنہ ظلم وعدل اور خیر وشر میں کوئی فرق نہیں رہ جائے گا' جو قرآنی آیت کے خلاف ہے۔ ارشاد باری ہے:

﴿أم نجعل الذين آمنوا وعملوا الصالحات كالمفسدين فى الأرض أم نجعل المتقين كالفجار ﴾
(سورۃ ص آیت:۲۸)

۴۔ مجرم کو گناہوں سے پاک وصاف کرنا اور اخروی سزا سے بچانا

حدیث شریف اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جو شخص دنیا میں جرم کی سزا بھگت لے گا تو وہ آخرت میں دوبارہ اس کی سزا نہیں بھگتے گا۔ جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لمبی حدیث میں فرمایا:

﴿ومن اصاب شيئا من ذلک فعوقب به فى الدنيا فهو كفارة له وطهر ﴾(الحديث الصحيح للبخارى مع الفتح ۱۲/۸۴)

۵۔ سزا کے نفاذ سے مظلوم اور اس کے اقرباء کو دلی تسکین فراہم کرنا

ظالم پر سزا نافذ کرنے سے مظلوم اور اس کے اقرباء کو دلی تسکین ہوتی ہے اور وہ دوبارہ بدلہ لینے کیلئے نہیں سوچتے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ومن قتل مظلوما فقد جعلنا لوليه سلطانا فلا يسرف فى القتل انه كان منصورا ﴾(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۳۳)

۶۔ پانچ بنیادی ضروریات کی حفاظت کرنا

(۱) دین (۲) نفس (۳) عقل (۴) نسل (۵) مال (التشریع الجنائی الاسلامی لعودۃ ۱/۲۰۲'۲۰۳)

۷۔ انسانی شرافت وکرامت اور حقوق کی حفاظت کرنا

معاشرہ میں امن وسکون اور شانتی قائم کرنا' تا کہ انسان آزادی اور قلبی اطمینان وسکون کے ساتھ زندگی بسر کر سکے۔
(التشریع الجنائی الاسلامی لابن سالم ص ۳۱)

جدید ذہن کے شبہات اور ان کا ازالہ

اسلامی قانون سزا باوجودیکہ تمام خود ساختہ قانون سے اعلیٰ وبرتر ہے اور عظیم مقاصد کے حصول کیلئے مقرر کیا گیا ہے' بعض تعصب کے شکار لوگوں نے اس پر کیچڑ اچھالا ہے اور اسے سختی وقساوت کا نام دے کر اسلام کے مصفا چہرے کو داغدار کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ جس کا مختصر تذکرہ درج ذیل ہے۔

۱۔ نفسیاتی محققین کا نظریہ ہے کہ مجرم جنسی الجھنوں اور ماحولیاتی اثرات کی بناء پر جرم کرتا ہے۔ لہٰذا وہ مجرم سزا کا مستحق نہیں بلکہ اس کے نفسیاتی علاج کی ضرورت ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ماحول کا فرد پر گہرا اثر پڑتا ہے اور نفسیاتی الجھنیں بعض اوقات جرائم کا باعث بنتی ہیں' لیکن ایسا تو نہیں ہے کہ انسان حالات کے مقابلے میں مجبور محض ہے یا انسانی وجود میں ودیعت قوت ضابطہ کو سرے سے نظر انداز کر دیا جائے' کیونکہ اسی قوت ضابطہ سے انسان بری خواہشات اور ناپاک آرزوؤں پر قابو پا سکتا ہے۔

۲۔ مستشرقین اور ان کے ہم خیال جدید ذہن کے انسان اسلامی قانون سزا کے بارے میں یہ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ قوانین قدیم زمانہ کی ایک مخصوص قوم کیلئے بنائے گئے تھے اور ان میں سختی وصلابت اس ترقی یافتہ دور میں انسانیت کی شرافت و کرامت کی اہانت ہے۔ لیکن اگر غور وفکر سے کام لیا جائے تو حقیقت طشت از بام ہو جائے گی کہ اسلامی قانون سزا کا قانون ساز اللہ تبارک وتعالیٰ ہے جو کہ ماضی' حال اور مستقبل کے تمام ادوار اور ان میں رونما ہونے والے احوال وظروف سے باخبر ہے۔ لہٰذا اس نے اسلامی سزاؤں میں وہ کاملیت ودوام رکھ دی ہے جو کہ ہر دور کے احوال وظروف کیلئے موزوں اور مناسب ہے۔ معاشرہ میں امن وشانتی کے قیام میں غیر معمولی رول ادا کرنے والی ان سزاؤں کو اگر انصاف وغیر جانبدارانہ پہلو سے دیکھا جائے تو یہ عیاں ہو جائے گا کہ یہ سزائیں اپنی افادیت اور بلند مقاصد کے پیش نظر انسانیت کیلئے گرانمایہ نعمت اور رحمت الٰہی ہیں' نہ کہ زحمت اور آفت۔ اسلامی قوانین نافذ کرنے والے ملک سعودیہ عربیہ کو دیکھئے جو اسلامی قانون سزا (بقول نام نہاد تہذیب یافتگان دشمنان اسلام کے قدیم اور انسانیت سوز سزائیں) نافذ کر کے جانی ومالی تحفظ دے کر معاشرہ کو امن وسکون کا گہوارہ بنا رکھا ہے' جہاں انسان خوشحال اور پرسکون زندگی گزار رہے ہیں اور یہ قانون وہی قانون ہے' جو قدیم زمانے کی قوموں کیلئے مقرر کیا گیا تھا۔ اس کے برخلاف ان ممالک کے جرائم کا جائزہ لیں' جو کہ اسلامی قانون کو چھوڑ کر خود ساختہ قوانین نافذ کرتے ہیں' تو سعودیہ عربیہ اور ان کے ممالک کے درمیان جرائم کی کمی وزیادتی کی وجہ سے زمین وآسمان کا فرق پائیں گے۔ جہاں سعودیہ میں امن وسکون اور راحت افزا زندگی کا منظر دیکھیں گے' وہیں اسلامی قانون سے باغی ممالک میں اختلاف وانتشار' جنسی انارکی' وبائی مرضوں کی زیادتی' ناجائز اولاد کا اضافہ اور اخلاقی پستی کا افسوسناک منظر سامنے آئے گا۔

غور کیجئے کہ چند چوروں کے کٹے ہوئے ہاتھ' چند زانیوں کی سنگسار کی ہوئی لاشیں اور چند آدم زادوں کے کٹے ہوئے سر تمام قوم کو عبرت کا سبق دے کر جرائم کے ارتکاب سے باز رکھیں تو کیا ایسا قانون انسانیت کیلئے رحمت نہیں۔

لہٰذا یہ معلوم ہوا کہ اسلامی قانون سزا تمام خود ساختہ قوانین سے اعلیٰ وبرتر' بلند مقاصد کا حامل اور ہر زمانہ کے احوال و ظروف سے ہم آہنگ ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان قوانین کو دنیا آزما کر دیکھے' توی امید ہے کہ ان قوانین کے ذریعہ دنیا میں پھیلی انارکی' بداخلاقی' بدکرداری اور بدامنی کا خاتمہ ہو جائے گا اور امن وسکون کی فضا قائم ہو گی۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆